کسی دوسرے سے استخارہ کروانے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ استخارہ خود کرنا چاہیے کسی سے نہیں کروانا چاہیے، کیا یہ درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خوداستخارہ کرنا چاہیے یہ بات درست ہے لیکن کسی اور سے استخارہ کروانا بھی جائز ہے، مستند مشائخ کے ہاں اس کا معمول ہے اور امت کا اس پر عمل بھی ہے، استخارہ غیب جاننے کا نام نہیں، نہ ہی اس سے کوئی یقینی و حتمی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے بلکہ استخارہ سے ظنی طور پر اپنے امور میں خیر و بھلائی کا اشارہ پانا مقصود ہوتا ہے اب وہ خواہ اپنے عمل سے ہو یا کسی اور کے عمل سے، شریعتِ مطہرہ میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے، جو کہتے ہیں کہ کسی سے استخارہ نہیں کروانا چاہیے انھیں چاہیے کہ اس پر کوئی شرعی دلیل دیں ورنہ ایسی بات اپنی طرف سے بیان نہ کریں۔

دوسرے شخص سے استخارہ کروانا:

سلیمان بن عمر المعروف بالعلامۃ الجمل الشافعی (المتوفی: 1204ھ) حاشیۃ الجمل علی شرح المنہج میں فرماتے ہیں: ”(تنبيه) ظاهر الحديث أن الإنسان لا يستخير لغيره وجعله الشيخ محمد الحطاب المالكي محل نظر فقال: هل ورد أن الإنسان يستخير لغيره؟ لم أقف في ذلك على شيء **ورأيت بعض المشايخ يفعله** قلت قال بعض الفضلاء: ربما يؤخذ من قوله - عليه السلام - «من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه“ ترجمہ: حدیث پاک کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ ایک انسان دوسرے کے لئے استخارہ نہ کرے، شیخ محمد حطاب المالکی علیہ الرحمہ نے اس کو قابل غور قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا: کیا اس بارے میں کوئی نص وارد ہے کہ ایک انسان دوسرے کے لئے استخارہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ میں اس بارے میں کسی نص پر واقف نہیں ہو سکا، البتہ میں نے بعض مشائخ کو دوسروں کے لئے استخارہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بعض فضلاء نے یہ فرمایا ہے کہ (دوسرے کے لئے استخارہ کرنے کی

اصل) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مقدس سے اخذ کی جا سکتی ہے کہ "تم سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نفع پہنچائے۔" (حاشیۃ الجمل علی شرح المنہج، جلد1، صفحہ492، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا قائلانِ جواز کے لئے اسی قدر کافی، جو مدعیِ ممانعت ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعوی ثابت کرے۔" (فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ654، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4021

تاریخ اجراء: 19 محرم الحرام 1447ھ/15 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net